رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۶

اخبار الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۳۰ | قادیان دار الامان ۶ رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ء عیسوی | جلد ۳

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى

یہ آیت حق اللہ اور حق العباد پر مشتمل ہے اور اس مین کمال بلاغت یہ ہے کہ دونو پہلو پر اللہ تعالے نے اس کو قائم کیا ہے حق اللہ کے پہلو کی رو سے اس آیت کے یہ معنی ہین کہ انصاف کی پابندی سے خدا تعالے کی اطاعت کر کیونکہ جس نے تجھے پیدا کیا اور پرورش کی اور ہر وقت کر رہا ہے اس کا حق ہے کہ تو بھی اس کی اطاعت کرے اور اگر اس سے زیادہ بصیرت ہو تو نہ صرف رعایت حق سے بلکہ احسان کی پابندی سے اس کی اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسان اس قدر ہین کہ شمار مین نہین ہے اور ظاہر ہے کہ عدل سے درجہ سے بڑھکر وہ درجہ ہے جس مین اطاعت کے وقت احسان بھی ملحوظ رہے اور چونکہ ہر وقت مطالعہ اور ملاحظہ احسان کا محسن کی شکل اور شمائل کو ہمیشہ نظر کے سامنے لے آتا ہے اس لئے احسان کی تعریف مین یہ بات داخل ہے کہ ایسے طور سے عبادت کرے کہ گویا خدا تعالے کو دیکھ رہا ہے اور خدا تعالے کی اطاعت کرنے والے درحقیقت تین قسم پر منقسم ہین۔

اوّل وہ لوگ جو بباعث محجوبیت اور رویت اسباب کے احسان الٰہی کا اچھی طرح ملاحظہ نہین کرتے اور نہ وہ جوش ان مین پیدا ہوتا ہے جو احسان کی عظمتون پر نظر ڈالکر پیدا ہوا کرتا ہے اور نہ وہ محبت ان مین حرکت کرتی ہے جو محسن کی عنایات عظیمہ کا تصور کر کے جنبش مین آیا کرتی ہے بلکہ صرف ایک اجمالی نظر سے خدا تعالے کے حقوق خالقیت وغیرہ کو تسلیم کر لیتے ہین اور احسان الٰہی کی ان تفصیلات کو جنپر ایک باریک نظر ڈالنا اس حقیقی محسن کو نظر کے سامنے لے آتا ہے ہرگز مشاہدہ نہین کرتے کیونکہ اسباب پرستی کا گرد و غبار مسبب حقیقی کا پورا چہرہ دیکھنے سے روک دیتا ہے اس لئے انکو وہ صاف نظر میسر نہین آتی جس سے کامل طور پر معطی حقیقی کا جمال مشاہدہ کر سکتے سو انکی ناقص معرفت رعایت اسباب کی کدورت سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور بوجہ اس کے جو وہ خدا کے احسانات [illegible] سا دیکھ نہین سکتے خود بھی اس کی طرف

وہ التفات نہیں کرتے جو احسانات کے مشاہدہ کے وقت کرنی پڑتی ہے جس سے محسن کی شکل نظر کے سامنے آجاتی ہے بلکہ ان کی معرفت ایک دھندلی سی ہوتی ہے وجہ یہ کہ وہ کچھ تو اپنی کوششوں اور اپنے اسباب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کچھ تکلف کے طور پر یہ بھی مانتے ہیں کہ خدا کا حق منعمیت اور رزاقیت ہمارے سر پر واجب ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ انسان کو اس وسعت فہم سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اس لئے ان سے جب تک کہ وہ اسی حالت میں ہیں یہی چاہتا ہے کہ اس کے حقوق کا شکر ادا کریں اور آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ میں عدل سے مراد یہی اطاعت برعایت عدل ہے۔ مگر اس سے بڑھکر ایک اور مرتبہ انسان کی معرفت کا ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں انسان کی نظر روئیت اسباب سے بالکل پاک اور منزہ ہوکر خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ہاتھ کو دیکھ لیتی ہے اور اس مرتبہ پر انسان اسباب کے حجابوں سے بالکل باہر آجاتا ہے اور یہ مقولہ کہ مثلاً کہ میری اپنی آب پاشی سے میری کھیتی ہوئی اور یا میری اپنی ہی بازو سے یہ کامیابی مجھے ہوئی یا زید کی مہربانی سے فلان مطلب میرا پورا ہوا اور بکر کی خبر گیری سے میں تباہی سے بچ گیا یہ تمام باتیں ہیچ اور باطل معلوم ہوتی ہیں اور ایک ہی ہستی اور ایک ہی قدرت اور ایک ہی محسن اور ایک ہی ہاتھ نظر آتا ہے تب انسان ایک صاف نظر سے جس کے ساتھ ایک ذرہ شرک فی الاسباب کی گرد و غبار نہیں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو دیکھتا ہے اور یہ روئیت اس قسم کی صاف اور یقینی ہوتی ہے کہ وہ ایسے محسن کی عبادت کرنے کے وقت اس کو غائب نہیں سمجھتا بلکہ اس کو یقیناً حاضر خیال کرکے اس کی عبادت کرتا ہے اور اس عبادت کا نام قرآن شریف میں احسان ہے اور صحیح بخاری اور مسلم میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کے یہی معنے سمجھائے ہیں۔

اور اس درجہ کے بعد ایک اور درجہ ہے جس کا نام ایتاء ذی القربیٰ ہے ✝ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب انسان ایک مدت تک احسانات الٰہی کو بلا شرکت اسباب دیکھتا رہے اور اس کو حاضر اور بلاواسطہ محسن سمجھکر اس کی عبادت کرتا رہے تو اس تصور اور تخیل کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ذاتی محبت اس کو جناب الٰہی کی نسبت پیدا ہو جائے گی کیونکہ متواتر احسانات کا دائمی ملاحظہ بالضرورت شخص ممنون کے دل میں یہ اثر پیدا کرتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ اس شخص کی ذاتی محبت سے بھر جاتا ہے جس کے غیر محدود احسانات اس پر محیط ہو گئے پس اس صورت وہ صرف احسانات کی تصور سے اس کی عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی ذاتی محبت اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ جیسا کہ بچہ کو ایک ذاتی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے پس اس مرتبہ پر وہ عبادت کے وقت صرف خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں بلکہ دیکھکر سچے عشاق کی طرح لذت بھی اٹھاتا ہے اور تمام اغراض نفسانی معدوم ہوکر ذاتی محبت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور یہ وہ مرتبہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے لفظ ایتاء ذی القربیٰ سے تعبیر کیا ہے اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا غرض آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کی یہ تفسیر ہے اور اس میں خدا تعالیٰ نے تینوں مرتبے انسانی معرفت کے بیان کر دئے ہیں اور تیسرے مرتبہ کو محبت ذاتی کا مرتبہ قرار دیا اور یہ وہ مرتبہ ہے جس میں تمام اغراض نفسانی جل جاتے ہیں اور دل ایسا محبت سے بھر جاتا ہے جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے اسی مرتبہ کی طرف اشارہ اس آیت شریف میں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ یعنی بعض مومن لوگوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اپنی جانیں رضاء الٰہی کے عوض میں بیچ دیتے ہیں اور خدا ایسوں ہی پر مہربان ہے ✻ اور پھر فرمایا بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ اَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ یعنی وہ لوگ نجات یافتہ ہیں جو خدا کو اپنا وجود حوالہ کردیں اور اس کی نعمتوں کے تصور سے اس طور سے اس کی عبادت کریں کہ گویا اس کو

✝ نوٹ مرتبہ ایتاء ذی القربیٰ متواتر احسانات کے ملاحظہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس مرتبہ میں کامل طور پر عابد کے دل میں محبت ذاتی باری تعالیٰ کی پیدا ہو جاتی ہے اور اغراض نفسانیہ کا رائحہ اور بقیہ بالکل دور ہو جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ محبت ذاتی کا اصل اور منبع دو ہی چیزیں ہیں اوّل کثرت سے مطالعہ کسی کے حسن کا اور اس کے نقوش اور خال و خط اور شمائل کو ہر وقت ذہن میں رکھنا اور بار بار اس کا تصور کرنا۔ دوسرے کثرت سے تصور کسی کے متواتر احسانات کا کرنا اور اس کے انواع و اقسام کی مروتوں اور احسانوں کو ذہن میں لاتے رہنا اور ان احسانوں کی عظمت اپنے دل میں بٹھانا۔ منہ

دیکھ رہے ہین سو ایسے لوگ خدا کے پاس سے اجر پاتے ہین اور نہ اُن کو کچھ خوف ہے اور نہ وے کچھ غم کرتے ہین۔ یعنی اُن کا مدعا خدا اور خدا کی محبت ہے اور خدا کے پاس کی نعمتین اُن کا اجر ہوتا ہے اور پھر ایک جگہ فرمایا **یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا۔ انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا**۔ یعنی مومن وہ ہین جو خدا کی محبت سے مسکینون اور یتیمون اور قیدیون کو روٹی کھلاتے ہین اور کہتے ہین کہ اس روٹی کھلانے سے تم سے کوئی بدلا اور شکر گذاری نہین چاہتے اور نہ ہماری کچھ غرض ہے ان تمام خدمات سے صرف خدا کا چہرہ ہمارا مطلب ہے سو اب سوچنا چاہئے کہ ان تمام آیات سے کس قدر صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف نے اعلےٰ طبقہ عبادت الٰہی اور اعمال صالحہ کا یہی رکھا ہے کہ محبت الٰہی اور رضاء الٰہی کی طلب سچے دل سے ظہور مین آوے مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ یہ کیا عمدہ تعلیم جو صفائی سے بیان کی گئی ہے **انجیل** مین بھی موجود ہے ہم ہر ایک کو یقین دلاتے ہین کہ اس صفائی اور تفصیل سے انجیل نے ہرگز بیان نہین کیا۔

خدا تعالیٰ نے تو اس دین کا نام **اسلام** اس غرض سے رکھا ہے کہ تا انسان خدا تعالےٰ کی عبادت نفسانی اغراض سے نہین بلکہ طبعی جوش سے کرے کیونکہ اسلام تمام اغراض کے چھوڑ دینے کے بعد رضا بقضا کا نام ہے دنیا مین بجز اسلام ایسا کوئی مذہب نہین جس کے یہ مقاصد ہون بے شک خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت جتلانے کے لئے مومنون کو انواع اقسام کی نعمتون کے وعدے دئے ہین مگر مومنون کو جو اعلیٰ قسم کے خواہشمند ہین یہی تعلیم دی ہے کہ وہ محبت ذاتی سے خدا تعالےٰ کی عبادت کرین۔ لیکن **انجیل** مین تو صاف شہادتین موجود ہین کہ **یسوع** صاحب کے حواری لالچی اور کم عقل تھے پس جیسا کہ اُن کی عقلین اور ہمتین تھین ایسا ہی اُن کو مذہب بھی ملا اور ایسا ہی یسوع بھی اُن کو ملگیا۔ جس نے اپنی

خودکشی کا

دھوکا کھا کر سادہ لوحون کو عبادت کرنے سے روکدیا +

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

ستارونکی بارش یا آسمانی آتشبازی
اور
حجۃ اللہ فی الارض کی کامیابیونکا نشان

یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ اس مہینہ مین دسوین نومبر سے لیکر سترہ نومبر تک آسمان پر تارونکی بارش ہوگی اور ۱۴ر نومبر کو تو بہت کثرت کے ساتھ آسمان پر تارون کی آتش بازی کا تماشا نظر آئے گا۔ اس نظارہ کو دیکھنے کے لیے وائنا سے ایک علمی مجمع علم ہیئت کے ماہرین کا دہلی مین آنے والا ہے۔ اس لئے ضروری اور قرین مصلحت ہے کہ ہم اس پر مختصر سی بحث کرین علاوہ ازین چونکہ مشہور جرمن پروفیسر فلب کے خیال کے مطابق ۱۳ر نومبر کو زمین ایک ومدار سیارہ سے ٹکرائے گی اور دوسری طرف برج عقرب مین سبع سیارہ کا قران ہوگا اس لئے عام لوگون مین یہ بات مشہور ہے کہ ۱۳ر تاریخ نومبر ۱۸۹۹ء کو قیامت آجائیگی

حضرت اقدس حجۃ اللہ فی الارض کے نام بعض آئے ہوئے تعجب انگیز خطوط اس امر کی ضرورت بتلاتے ہین کہ اس پر بھی مختصر سا ریمارک کردیا جاوے۔

اس آخری حصہ پر تو ہم صرف اسی قدر کہین گے کہ نجوم کا علم اگرچہ تو کسی قدر صحیح ہے مگر احکام قابل اعتبار نہین۔ ظنی اور وہمی ہین پروفیسر فلب نے اپنی اس پیشگوئی کے وجوہات تصریحاً بیان کئے ہین اور بتلایا ہے کہ "بیگلو" نامی ومدار سیارہ زمین سے ٹکرائے گا۔ مگر افسوس ہے کہ پروفیسر صاحب منتظم حقیقی کے باقاعدہ ضوابط پر ایمان نہین رکھتے ورنہ اُن کو معلوم ہو جاتا کہ مولا کریم نے ان حادثات سے بچنے کے لئے پہلے سے انتظام کر رکھا ہے۔

بہرحال ۱۳ر نومبر کو لوگ اسی طرح سوئین گے اور اسی طرح اٹھین گے ان کے اس خیال کی تردید کی ہم کو زیادہ ضرورت نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابھی بہت سی پیشگوئیان جو خدا تعالیٰ نے **انعمت علیکم نعمتی** کے مصداق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرمائی ہین پوری ہونی باقی ہین۔ اور اسلام کے بہت سے کام ابھی ہونے والے ہین۔ ۱۳ر نومبر کو کوئی قیامت نہ آئیگی اور نہ اس کے متعلق ہمارے سید و امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایما ہوا ہے

ایک سے کہا۔ کہ ستاروں کی طرف نگاہ کرو اگر وہ اپنے محل اور موقع سے ٹل گئے ہوں تو اسمانی لوگوں پر تباہی آئی ورنہ یہ نشان جو آسمان پر ظاہر ہوا ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہے (وہ لوگ شرارت کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہا کرتے تھے) غرضیکہ یہ بات تاریخوں اور تفسیروں سے بخوبی ثابت ہے اور قرآن کریم اس پر شاہد ناطق ہے کہ یہ آسمانی آتشبازی کسی عظیم الشان انسان کی بعثت یا اس کی کسی بڑی کامیابی یا اس کے ظہور سے چند سال پیشتر بطور ارہاص کے ظہور میں آتے ہیں۔

ابن کثیر یوں بھی کہتا ہے کہ دین کے غلبہ کے وقت بھی ایسا ہوتا ہے۔

بہر حال یہ مسلم اور معقول امر ہے کہ جب کوئی نبی یا وارث نبی زمین پر مامور ہو کر آوے یا آنے پر ہو یا اس کے ارہاصات ظاہر ہونے والے ہوں یا کوئی بڑی فتحیابی قریب الوقوع ہو تو ان تمام صورتوں میں ایسے آثار آسمان پر ظاہر ہوتے ہیں۔

اس قدر اظہار کے بعد اب ہم ایک امر اور کہنا چاہتے ہیں کہ جیسا کہ ہم نے کسی اشتہار میں "نظام شمسی میں تغیر عظیم" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا تھا اس سے بھی متفق اللفظ ہو کر روحانیت کے اہل مذاق نے دنیا میں کسی مسیحا نفس انسان کی بعثت کا زمانہ نکالا ہے اور انتظار کیا ہے خود اہل یورپ کے مذہبی مذاق رکھنے والے سائنس دانوں نے اس ستارہ کے دوبارہ طلوع کے وقت جو مسیح کے عہد میں نکلا تھا۔ مسیح علیہ السلام کے نزول پر ان کو متوجہ کر دیا تھا یہاں تک وہ شائع کر چکے تھے کہ ہمارا نجات دہندہ آنے والا ہے۔

اہل اسلام کی صحیح احادیث کے موافق مسیح کے آنے کا زمانہ یہی ہے کیونکہ کثرت فسق و فجور و کثرت غلبہ صلیب جو آج سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور اس کی وجہ یہی ہے اور باقی تمام آثار پورے ہو چکے اور سب اہل کشف اس مبارک

چودھویں صدی کے مجدد کو

جو دین کو پھر کامل بنانے والا ہے دیکھ رہے تھے جیسے حضرت گلاب شاہ مجذوب کی پیشگوئی حضرت کو تھہ والہ کی بشارت نواب صدیق حسن مرحوم اور حضرت شاہ ولی اللہ رح کے خیالات اور حضرت سید نعمت اللہ ولی کا کشف وغیرہ وغیرہ مبینون اور صدہا باتیں ہیں۔

ان سب خیالات کے ہوتے ہوئے پھر ہم کرشمۂ قدرت اور دیکھتے ہیں کہ ایک مدعی پیدا ہوتا ہے اور وہ دعوے کرتا ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے برابر زمانہ پاتا ہے اور یوماً فیوماً ترقی کرتا ہے۔ ہم ان تائیدات اور نشانات پر اس وقت بحث نہیں کریں گے جو اس کی تائید اور نصرت میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ پھر کوئی بتلائے کہ کیونکر انکار ہو۔ یہ چوتھا مرتبہ ہے کہ آسمان نے اپنے نشان کے ساتھ اس کی تائید کی ہے پہلا موقع جو اس کی بعثت کا ابتدائی زمانہ ہے اس موقعہ پر بھی آسمان پر کثرت سے شہاب ثاقب گرے اور یہ ۱۸۸۲ء کا واقعہ ہے جسکو ہیئت دانوں نے بالاتفاق غیر معمولی مانا ہے۔

پھر ۲۷ر نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یہ آسمانی آتشبازی کا نظارہ دیکھا گیا اور بالاتفاق عالمان علم ہیئت ایک لاکھ ستارہ ٹوٹا۔ اور یہ براہین احمدیہ کی اشاعت کا زمانہ ہے چنانچہ خود حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ کو بالہام الٰہی اپنے لئے مانا ہے چنانچہ ہم وہ حکایت درج کرتے ہیں جو آپ نے آج سے سات برس پیشتر آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۰۹ کے حاشیہ میں درج کی ہے اور وہ یہ ہے

حکایت

مجھکو یاد ہے کہ ابتدائے وقت میں جب میں مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا۔ کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۸ میں درج ہے **یا احمد بارک اللہ فیک ✗ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ✗ الرحمٰن علم القرآن ✗ لتنذر قوما ما انذر اباءھم ولتستبین سبیل المجرمین ✗ قل انی امرت وانا اول المومنین ✗** اے احمد خدا نے تجھمیں برکت رکھدی۔ اور جو تو نے چلایا یہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا اس نے تجھے علم قرآن کا دیا تا تو ان کو ڈراوے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور تا مجرموں کی راہ کھل جاوے یعنی سعید لوگ الگ ہو جاویں اور شرارت پیشہ اور سرکش آدمی الگ ہو جاویں۔ اور لوگوں کو کہدے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں اول المومنین ہوں۔ ان الہامات کے بعد کئی طرح کے نشان ظاہر ہونے شروع ہوئے چنانچہ منجملہ ان کے ایک یہ کہ ۲۸ر نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنے اس رات کو جو ۲۸ر نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی تھی اسقدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا

رہے مصائب اور آفات ان کے آنے کی ایک وجہ ہے جو دوسرے وقت ہم بیان کرین گے انشاء اللہ تعالیٰ اب ستارون کی بارش پر کچھ لکھنا چاہتے ہین - کوئی رات ایسی نہین گذرتی جب کہ آسمان پر ایک آدھ ٹوٹتا ہوا تارہ دکھائی نہ دیتا ہو- ایسے تارون کو **علماء عرب شہاب ثاقب** اور یورپ کے علماء ہیئت **Meteors** میٹیوراس کہتے ہین-

شہاب ثاقب کیا ہے؟ اس کے متعلق یورپ کی علمی تحقیقات تو یہ ہے کہ ٹوٹنے والے تارے محض اجسام فلکی ہین جو لوہے اور کاربن سے مرکب ہین جنکا وزن چند سیرون سے لیکر منون تک ہوتا ہے چنانچہ اس وقت پیرس کے عجائب خانہ مین آسمان سے گرا ہوا لوہے کا پتھر ۲۰ من وزنی موجود بتلایا جاتا ہے اور یورپ کے دوسرے عجائب خانون مین بھی ایسے ٹکڑے رکھے ہوئے ہین ملک اودہ کی ریاست بلرام پور مین بھی ایک ٹکڑا بتلایا جاتا ہے-

پھر ان کی تقسیم یون کی ہے کہ تارے جو آسمان سے ٹوٹ کر زمین پر گرتے اور لوہے سے مرکب ہوتے ہین انکو **Meteorites** کہتے ہین اور جو بعض پتھر کے ہوتے ہین **aerolites** ایروڈ لایٹ یا ہوائی پتھر کہتے ہین چونکہ یہ مسلم مسئلہ ہے کہ رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر یہ چھوٹے چھوٹے تارے سورج کے گرد ایسی تیزی سے حرکت کرتے ہین کہ ان کی رفتار توپ کے گولہ سے دہ چند تیز ہوتی ہے اس لئے ایک حرارت پیدا ہو کر ایک مشتعل آگ پیدا ہو جاتی ہے بعض چھوٹے اخبار تو آسمان ہی پر جلکر فنا ہو جاتے ہین بعض سطح آسمان پر گھِس کر قلیل المقدار رہ جاتے ہین اور دون کے شامل ہو جانے سے جسامت مین بڑھجاتے ہین حتی کہ بعض علماء ہیئت کے نزدیک دمدار ستارے ان ہی تارون کا مجموعہ ہین-

تارے کب ٹوٹتے ہین کہا جاتا ہے کہ جب برج اسد یا میزان مین آفتاب جاتا ہے اسوقت کثرت سے تارے ٹوٹتے ہین اور ہر سال ماہ اگست کی ۱۰ تاریخ کو کم و بیش تارون کی بارش ہوتی رہتی ہے-

لیکن ۳۳ سال کے بعد ۱۴ نومبر کو کثرت سے بارش ہوتی ہے چنانچہ ۱۴ نومبر ۱۸۳۳ء کو جو تارے ٹوٹے ان کی تعداد ۲ لاکھ ۴۰ ہزار بتلائی جاتی ہے اور ایسا ہی ۱۸۶۶ء مین کثرت سے تارے ٹوٹے اور اب ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کو کثرت سے بارش ہوگی- اس کے علاوہ یہ بھی مانا گیا ہے کہ ۲۷ نومبر کو بھی تارے ٹوٹتے نظر آتے ہین چنانچہ ۱۸۷۲ء اور ۱۸۸۵ء مین کثرت سے تارے ٹوٹے اور کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ تارا ٹوٹتا تھا-

ان ساری باتون کے علاوہ کبھی کبھی ایسی تاریخون پر بھی تارے ٹوٹے ہین جو باقرار ہیئت دانان کے بالکل غیر متوقع ہوئے ہین چنانچہ تاریخ سے پتہ لگا ہے کہ مارچ ۱۸۱۱ء اور جنوری ۱۸۳۵ء اور مئی ۱۸۱۱ء مین بھی کثرت سے تارے ٹوٹے تھے-

بہر حال یہ آسمانی بارش اور شہاب کی آتشبازی اس مین شک نہین کہ اپنے اندر ایک حقیقت رکھتی ہے

اس قدر بیان کے بعد ہم بتلانا چاہتے ہین

کہ ان ستارون کا ٹوٹنا ایک نشان ہے جو ہمارے امام ہمام حجۃ اللہ فی الارض ادام اللہ فیوضہم کی صداقت مین آسمان پر ظاہر ہوتا ہے اور کسی آنے والی عظیم الشان کامیابی کا مقدمۃ الجیش ہے

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پر غور کرنے اور پھر تاریخ کی ورق گردانی سے یہ امر بپایہ ثبوت پہونچ چکا ہے کہ جب کبھی کوئی نبی یا ملہم من اللہ یا مامور یا وارث علوم انبیاء پیدا ہوا ہے اس وقت کثرت سے شہاب ثاقب گرتے ہین-

چنانچہ اہل عرب کے درمیان یہ بات اچھی طرح سے رائج اور مسلم تھی کہ جب کثرت سے تارے ٹوٹتے ہین تو کوئی نبی یا وارث علوم نبی دنیا مین آتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ

سے ان پر حجت پوری کی اور حضرت **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی بعثت کے زمانہ مین اس کثرت سے تارے ٹوٹے - کہ لوگون کے دلون مین ڈر اور خوف پیدا ہوگیا جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے کہ چھٹی صدی مین یعنی ۵۷۰ء مین بھی ستارون کی بارش ہوئی تھی-

اور اس امر کو بڑے بڑے مسلمان مفسرون نے اپنی تفسیرون مین لکھا ہے - جیسا کہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کی بعثت کے وقت کثرت سے شہب گرے تو اہل طائف بہت ہی ڈر گئے اور کہنے لگے کہ شاید آسمان کے لوگون مین کوئی ہلچل پڑ گیا ہے تب ان مین سے

جو میں نے اپنی تمام عمر مین اس کی نظیر کبھی نہین دیکھی۔

اور آسمان کی فضا مین اسقدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا مین کوئی بھی نمونہ نہین تا مین اس کو بیان کرسکون مجکو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ **وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی**

سو اس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی یہ شہب ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایساد سیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخبارون مین بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہون گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا مین ہی تھا میری آنکھین بہت دیر تک اس تماشے کے دیکھنے کی طرف لگی رہین اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہوگیا تھا۔ جس کو مین الہامی بشارتون کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل مین الہامًا ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔ تم کلامہ۔

پھر تیسری شہادت

کسوف و خسوف کے ذریعہ آسمان نے دی جو رمضان ۱۳۱۱ھ کو حسب فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معینہ تاریخون مین ظاہر ہوا۔

اس آسمانی شہادت کے بعد آتھم اور لیکھرام کے متعلق وہ زبردست نشان ظاہر ہوے جنکی تفصیل کی یہان ضرورت نہین اور بیسیون نشان ہین جو کسوف وخسوف کے زمانہ سے لے کر آجتک ہوئے گویا وہ آسمانی نشان ان زمینی تائیدات کا ایک پیش خیمہ تھا۔

اب یہ چوتھی شہادت ہے جو آسمان ان کامیابیون سے پہلے بطور بشارت دیتا ہے جو عنقریب ہمارے **امام ہمام** کو اپنے دینی مقاصد یعنی عزت وعظمت اسلام کے قائم کرنے مین ہونے والی ہین۔

اور یہ امر کہ کوئی عظیم الشان کامیابی کا نشان ظاہر ہونے والا ہے نرا خوش کن لفظ ہی نہین بلکہ ہمارے یقین مین ایک رسوخ اور پختگی ہوتی ہے جبکہ ہم ان الہامات اور مبشرات پر نظر کرتے ہین جو آج کل ہمارے **سیدنا و مولیٰ امام ہمام** کو خدا کی طرف سے مل رہی ہین چنانچہ ایک نوزبردست **الہام** وہ ہے جو ہم شائع کرچکے ہین۔ یعنی

ایک عزت کا خطاب

ایک عزت کا خطاب

لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ

ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا

پھر یہ الہام

قیصرۂ ہند کی طرف سے شکریہ

پھر یہ الہام

آسمان سے دو تخت اترے اور تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا

اور یہ الہام

مبشرون کا زوال نہین ہوتا۔

اور یہ الہام

گورنر جنرل کی پیشگوئیون کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ +

وغیرہ وغیرہ۔

پھر جب **امام کامل** کی توجہ اور مصروفیت کی طرف دیکھتے ہین کہ وہ کس زور شور سے اور جرأت واستقلال سے اپنے تبلیغ کے کام مین لگا ہوا ہے تو بے اختیار زبان سے نکلتا ہے۔ **اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم**۔ *

اور جب ناظرین حضرت اقدس کے اس اشتہار کو جو اواخر اکتوبر مین شائع ہوا ہے پڑھین گے اور پھر جب تین سال کے اندر

ایک عظیم الشان انسانی

ہاتھون اور منصوبون سے

بالاتر نشان کے ظاہر ہونے والا

اشتہار دیکھین گے تو ان کو معلوم ہو جاوے گا کہ کس قدر کامیابی ہونے والی ہے۔ اور جب لوگ حضرت اقدس کے اس فقرہ پر غور کرین گے جو آپ نے اپنی فراست ایمانی سے تین سال کے اندر اپنی جماعت کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جانے کے متعلق لکھا ہے تو پھر یہ ایمانی قوت اور بھی طاقت پکڑیگی۔

اور جب حضور اقدس کی کتاب **مسیح ہندوستان مین** جو ایک گھڑ اگھڑایا آسمانی حربہ ہے کے مضمون اور اس کے متعلق حضرت اقدس کی مساعی جمیلہ پر نظر پڑے گی تو ان بشارتون کا زمانہ اور بھی قریب ہی نظر آئیگا اور جب چوتھے موعود مبارک بیٹے کی مبارک ولادت پر خیال کرین گے تو ایک سلیم الفطرۃ انسان پکار اٹھے گا۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

غرض یہ تمام اسباب اور آثار اس امر کی کھلی دلیل ہین کہ

* اور اسطرح کی اللھم انصر من نصر [illegible] علیہ السلام [illegible] واجعلنا منھم - [illegible]

+ حدیث شریف کے لفظ حکم کا ترجمہ ہے۔ ایڈیٹر۔

اظہار صداقت

کا وقت آپہونچا اور آسمان پر ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کی شب کو جو ستارونکی بارش ہوئی وہ ابھی **مامور** کی کامیابیون کی بشارت کا نمونہ ہے۔

ہم اُمید کرتے ہین کہ ہماری ناظرین اس مضمون پر پوری توجہ سے کام لینگے۔ اور ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کی شب کے نظارے نہایت مسرت اور جوش سے دیکھتے ہوے آنے والی کامیابیون کے لئے سجدات شکر بجا لائینگے تاکہ خدا تعالے ہم کو بھی ان نشانو کے دیکھنے اور مراتب یقین مین ترقی کا موقع عطا کرے

آمین

صاحبزادہ صاحب کے مکان کا چندہ

جماعت سیالکوٹ کا چندہ معرفت جناب حامد شاہ صاحب سیالکوٹی — ۱۵ عہ

شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی — ۶ عہ

سید فضل شاہ صاحب لاہوری — ۸ ر

شیخ نور احمد صاحب جالندھری — ۲ ر

مستری دین محمد صاحب قادیانی — ۸ ر

دوبارہ جماعت لاہور معرفت مولوی محمد علی صاحب ایم اے — ۱۴ عہ ر

اُن صاحبون کے نام جنہون نے حضرت امام سے ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے ۱۲ نومبر ۹۹ء تک بیعت کی۔

(۱) مولوی عبد الصمد صاحب ساکن اونگام ڈاکخانہ بنڈہ پورہ علاقہ کشمیر
(۲) محمد عالم ولد علم الدین ملک افریقہ شہر ممباسا
(۳) مستری غلام حسین۔ حاجی پورہ سیالکوٹ
(۴) ابراہیم۔ نابھہ دار الریاست
(۵) سلطان علی کمپونڈر راجپوت مہونوال ضلع ہوشیارپور۔
(۶) محمد ڈار کشمیری افسر کارخانہ قالین محمد شاہ۔ امرتسر۔ کٹڑہ حکیمان
(۷) عمرے شاہ۔ کوٹ دوابیان والہ ڈاکخانہ کڑکن والہ ضلع گوجرانوالہ۔
(۸) محمد یعقوب ولد مولوی محمد سعید قریشی زمیندار ساکن دیپ گران ضلع ہزارہ علاقہ مانسہرہ۔
(۹) شیخ عطا محمد مستری۔ سیالکوٹ
(۱۰) امداد علی ہزارا غیورہ
(۱۱) حافظ الٰہی بخش۔ ونیل پور ضلع گورداسپور
(۱۲) میاں محمد مستری۔ صدر پشاور بازار کباڑی سنسر
(۱۳) سد تیشنے خان ولد شیر جنگ راجپوت جپیانہ ڈاکخانہ راجپور تحصیل و ضلع ہوشیارپور
(۱۴) مولوی عبد الحمید۔ سید والہ ضلع منٹگمری
(۱۵) غلام رسول۔ امرتسر رام گڑھی کا کٹڑہ
(۱۶) عطا محمد پٹواری۔ ویجوان ڈاکخانہ بٹار
(۱۷) کریم بخش دھرم کوٹ ضلع گورداسپور
(۱۸) سندھی ہرسیہان ضلع
(۱۹) نور الدین پٹواری۔ اودھو وال ڈاکخانہ قادیان
(۲۰) عطاء اللہ ولد حاکم دین۔ مدگا نوالی ضلع سیالکوٹ
(۲۱) رحیم بخش ولد شیر محمد نابھہ ضلع لاہور تحصیل شرقپور
(۲۲) قادر بخش چوکیدار اودھو وال مذکور
(۲۳) رحمت اللہ۔ کھاریان ضلع گجرات
(۲۴) محمد دین خلف علی محمد چاہ جانجہ ضلع منٹگمری ڈاکخانہ
(۲۵) اللہ داد خان نمبردار مجلا نوالہ ڈاکخانہ تحصیل جہالہ
(۲۶) شیر محمد۔ دنگے ضلع جالندھر
(۲۷) شیخ برکت علی عرف نونس گڑھ شنکر
(۲۸) شیخ الٰہی بخش تاجر کتب گجرات
(۲۹) محمد ولد ولی داد کھاریان ضلع "
(۳۰) خدا بخش پسر محمد حسن عطار لدھیانہ
(۳۱) سردار فضل حق صاحب (سردار سندر سنگھ)
(۳۲) ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب لاہور
(۳۳) محمد دین۔ امرتسر (۳۴) شیخ مرعوب احمد
(۳۵) مولوی عبد اللہ صاحب جستر وال ضلع امرتسر
(۳۶) شاہدین پٹواری ڈیری والہ ضلع گورداسپور
(۳۷) صوفی دین محمد صاحب۔ امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ
(۳۸) شیخ گلاب دین۔ گھڑیال ضلع امرتسر
(۳۹) دین محمد اودھو وال (۴۰) محمد بخش دہرم کوٹ بگا
(۴۱) نواب الدین دھرم کوٹ بگا (۴۲) محمد حسن اوجلہ۔
(۴۳) محمد رشید ولد حکیم حسام الدین سیالکوٹ
(۴۴) محمد سعید (۴۵) ارشاد علی ولد سید حسین علی جونسپور
(۴۶) ہوتا ولد عبد اللہ پچو وال ضلع ہوشیارپور
(۴۷) اللہ جوایا بھورب والی ضلع گجرات
(۴۸) امام الدین حداد۔ قادیان۔
(۴۹) حافظ کرم الدین ولد حافظ غلام محمد۔ ڈنگہ ضلع گجرات
(۵۰) قاضی فضل حق ولد مولوی عبد اللہ راولپنڈی محلہ
(۵۱) جلال الدین مدرس مشن سکول قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
(۵۲) مولوی محمد ابراہیم سپرنٹنڈنٹ پولیس سنگرور
(۵۳) سید عبد القادر پٹیالوی حال محرر کارخانہ انجن سنگرور
(۵۴) سید انعام الرحمن ساکن لونی ضلع میرٹھ حال نائب جلدوگر
(۵۵) مرزا اسحاق بیگ ولد مرزا اتفاق بیگ پدرشاہ سراج الحق صاحب جمالی ساکن سادھو رحال سارجنٹ پولیس نائب صدر لین سنگرور

فائدہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہین اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لوٹائی کے لئے ہی کافی امر ہے۔

۱ قوت باہ (داخلی و خارجی) چودہ قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی صہ قیمت علاج داخلی عہ

۲ بواسیر۔ خونی و بادی کے لئے اکسیر قیمت عہ

۳ دافع جریان ہر قسم للعہ

۴ علاج آتشک ے ر

۵ دوائی سوزاک کہنہ و جدید ہر قسم عہ

۶ خضاب سالانہ جو تیل کیطرح لگایا جاتا ہی سہ

۷ دوائی مصفی خون قیمت

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت مقررہ ایک مریض کے علاج کے لئے ہے اگر اسقدر دوا سے کوئی نقص باقی رہیگا تو اور دوا مفت دیجائیگی۔

حکیم

محمد امین مقام بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب

خادم امام الزمان علیہ السلام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دُھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے

المشتہر — پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱- مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہی مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم ساگل صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲- مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اکم دیوی عمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُس کی بینائی مین فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳- مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطہ جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال بخوبی رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴- مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہی راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۹ء مین جمع کیا گیا ہی

(مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے طبع ہوکر بفضلہ شائع ہوا)